This question paper contains **4+1** printed pages]

**Roll No.** | | | | | | | | | | | |

| | | |
|---|---|---|
| S. No. of Question Paper | : | **1022** |
| Unique Paper Code | : | **214282** |
| Name of the Paper | : | **Urdu-B (CP-2.5)** |
| Name of the Course | : | **B.Com. (Hons.)** |
| Semester | : | **II** |

**D**

Duration : **3 Hours** Maximum Marks : **75**

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

۱۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے : ۲۰

(۱) ہماری آزادی

(۲) موبائل فون کے فائدے اور نقصانات

(۳) میرا پسندیدہ مشغلہ

یا

اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس. بی.آئی.) کے منیجر کے نام خط لکھ کر اپنے بچت کھاتے کے لئے چیک بک جاری کرنے کی درخواست کیجئے۔

P.T.O.

۲۔ درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق سوالوں کے جواب لکھیے : ۲۰

ہمارے ہاں یہ دستور سا ہوگیا ہے کہ جب کبھی کوئی کسی شاعر سے ملتا ہے، تو اُس سے اپنا کلام سُنانے کی فرمائش کرتا ہے۔ شاعر تو شاعر سے اِس لیے فرمائش کرتا ہے کہ اُسے بھی اپنا کلام سُنانے کا شوق گد گداتا ہے اور جانتا ہے کہ اُس کے بعد مخاطب بھی اُس سے یہی فرمائش کرے گا، اور بعض اوقات تو اِس کی بھی ضرورت نہیں پڑتی بغیر فرمائش ہی اپنے کلام سے محظوظ فرمانے لگتے ہیں۔ دوسرے لوگ اس لیے فرمائش کرتے ہیں کہ شاعر اُن سے اِن کی توقع رکھتا ہے (بعض شاعر تو اس کے لیے بے چین رہتے ہیں)، لیکن بعض لوگ سچے دل سے اِس بات کے آرزومند ہوتے ہیں کہ کسی بڑے شاعر کا کلام اُس کی زبان سے سُنیں۔ لوگ مولانا حالی سے بھی فرمائش کرتے تھے، وہ کسی نہ کسی طرح ٹال جاتے تھے اور اکثر یہ عذر کر دیتے تھے کہ ''میرا حافظہ بہت کمزور ہے، اپنا لکھا بھی یاد نہیں رہتا۔'' یہ محض عذرِ لنگ ہی نہ تھا، اِس میں کچھ حقیقت بھی تھی، لیکن اصل بات یہ تھی کہ وہ خود نمائی سے بہت بچتے تھے۔

(۱) شاعر سے ملاقات کرنے والوں کا کیا دستور ہوگیا ہے؟

(۲) ایک شاعر دوسرے شاعر سے اپنا کلام سنانے کی فرمائش کیوں کرتا ہے؟

(۳) کچھ لوگ سچے دل سے کسی بات کے آرزومند ہوتے ہیں؟

(۴) مولانا حالی اپنا کلام نہ سنانے کے سلسلے میں کیا عذر پیش کرتے تھے؟

(۵) مصنف کے مطابق مولانا حالی کے اپنا کلام نہ سنانے کے پیچھے کیا حقیقت کارفرما تھی؟

۳۔ درج ذیل میں سے کسی پانچ کے اردو مترادف لکھئے: ۱۵

(1) Competition

(2) International Trade

(3) Current Account

(4) Export

(5) Value

(6) Insurance

(7) Consumer

(8) Agreement.

۴۔ دلی کی شاعری پر ایک مضمون لکھئے۔ ۱۰

یا

زبانوں کا گھر ہندوستان کے بارے میں اپنی رائے لکھئے۔

۵۔ درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح کیجئے : ۱۰

(الف)

سب سے زیادہ اہم نام امیر خسرو کا ہے جو امیر بھی تھے، فقیر بھی، شاعر بھی تھے، گایک بھی، بادشاہوں کے دوست بھی اور غریبوں کے یار بھی۔ اُنہوں نے فارسی میں بہت سی کتابیں لکھیں جن سے ہندوستان کی محبت پھوٹی پڑتی ہے مگر انہوں نے یہاں کی بولی میں جو کچھ لکھا ہے وہ اس لیے کبھی بھلایا نہیں جا سکتا کہ اُس وقت اِس بولی میں لکھنا عام بات نہیں ہے۔ اُن کی بہت سی پہیلیاں، دوہے اور گیت اب بھی لوگوں کی زبان پر ہیں۔ اُس وقت تک اُردو کی کوئی ایسی شکل نہیں بنی تھی جس سے ہم اُس کو پہچان لیں، اِس لیے اُن کی بولی کبھی کھڑی بولی یعنی ہندوستانی سے مل جاتی ہے، کبھی برج بھاشا سے، اور کبھی کئی بولیاں مِلی ہوتی ہیں۔ بہر حال امیر خسرو کو ہندی والے اپنا کوی سمجھتے ہیں، اُردو والے اپنا شاعر۔

(ب)

اُس زمانے کے سب سے مشہور غزل گو میر تقی میرؔ ہیں جو آگرہ کے رہنے والے تھے، اُن کے باپ جو میر علی متقی کے نام مشہور تھے، صُوفی قِسم کے آدمی تھے، نہ اُنہیں گھر کی زیادہ فکر تھی نہ میر

تقی میرؔ کی۔ اُس پر یہ غضب ہوا کہ ابھی میرؔ کی عمر گیارہ سال کی تھی کہ باپ اِس دنیا سے سدھار گئے۔ میرؔ کے سوتیلے بھائیوں نے اُنہیں بہت تکلیف دی، اِس کا ذکر انہوں نے اپنی فارسی سوانح عمری ''ذِکر میرؔ'' میں بڑے دردناک ڈھنگ سے کیا ہے۔ اِسی حالت میں میرؔ آگرہ سے دلی چلے گئے۔ وہاں تکلیفیں جھیلتے رہے، طرح طرح کی نورکریاں کرتے رہے، درمیان میں کچھ دنوں کے لئے دماغ پر بھی اثر ہو گیا تھا، پریشانی کی انتہا نہیں رہ گئی تھی۔ ایک طرف دلی کی حالت خراب تھی دوسری طرف خود میرؔ کی، انہوں نے اس کا سارا کڑواپن اپنی غزلوں میں بھر دیا۔